پندرہ دن کے ادھار پر چیز بیچی تو پیمنٹ لیٹ ہونے کی صورت میں زائد رقم لینا کیسا؟

مجیب: مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1059

تاریخ اجراء: 11 صفر المظفر 1445 ھ/29 اگست 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا اجناس کا کام ہے میں نے اپنے ایک گاہک کو پندرہ دن کے ادھار پر مال دیا ہے، پیمنٹ کی ادائیگی کے وقت اس نے رقم ادا نہیں کی، کہتا ہے کہ میں ایک مہینے میں پیسے دوں گا۔ مہینے والے کسٹمر کا ریٹ پندرہ دن والے کی بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اگر مہینے بعد پیمنٹ دو گے تو زیادہ ریٹ سے لوں گا۔ وہ بھی زیادہ دینے پر راضی ہے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں پندرہ دن کے حساب سے ہی رقم کا لین دین شرعاً لازم ہے، اس سے ایک روپیہ بھی اوپر لینا دینا مدت بڑھانے کا عوض ہوگا جو کہ سود ہے، اور سود ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ نیز مذکورہ صورت میں خریدار و فروخت کنندہ دونوں پر سودی پیشکش کرنے اور اس پیشکش کو قبول کرنے کے سبب توبہ اور آئندہ کے لئے اس طرح کے غیر شرعی فعل اور بے احتیاطی سے بچنا شرعاً لازم ہے۔

سود کی حرمت پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ" ترجمۂ کنزالایمان: "اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سُود۔" (پارہ 3، سورۃ البقرۃ، آیت: 275)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ بغوی میں ہے: "ان اھل الجاھلیة کان احدھم اذا حل مالہ علی غریمہ فطالبہ بہ فیقول الغریم لصاحب الحق: زدني في الاجل حتی ازیدك في المال، فیفعلان ذلك ویقولون سواء علینا الزیادۃ في اول البیع بالربح او عند المحل لاجل التاخیر، فکذبھم اللہ تعالی فقال: واحل اللہ البیع وحرم الربا" یعنی زمانہ جاہلیت میں جب کسی شخص کی دین کی مدت پوری ہو جاتی تو وہ

اپنے مدیون سے دَین کا مطالبہ کرتا تو مدیون اپنے دائن سے کہتا کہ میرے لیے مدت میں اضافہ کر دو تو میں تمہیں مال بڑھا کر واپس کروں گا۔ پس وہ دونوں اسی طرح کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم پر برابر ہے کہ یہ زیادتی سودے کے شروع ہی میں نفع کے ساتھ طے ہو یا پھر بعد میں اضافہ کیا جائے۔ اس پر اللہ عزوجل نے ان کی تکذیب فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ "اللہ نے حلال کی بیع اور حرام کیا سُود۔" (تفسیر بغوی، جلد1، صفحہ381، 382، دار احیاء التراث، بیروت)

ادھار سودے میں مدت بڑھانے کے عوض ملنے والا اضافہ سود ہے۔ جیسا کہ النتف فی الفتاوی میں ہے: "ان یبیع رجلا متاعا بالنسیئۃ فلما حل الاجل طالبہ رب الدین فقال المدیون زدني في الاجل ازدك في الدراھم ففعل فان ذلك ربا" یعنی ایک شخص نے ادھار سامان بیچا اور جب ادھار کی مدت پوری ہوگئی تو دائن نے مدیون سے دَین کا مطالبہ کیا مدیون نے دائن سے کہا کہ مجھے مزید مہلت دے دو میں دراہم بڑھا دوں گا یہ زیادتی سود ہے۔ (النتف فی الفتاوی، صفحہ 485، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net